۳۰۔ طبقات، ج ۳، ص ۳۔
۳۱۔ قفطی: تاریخ الحکماء، لیبزگ، ۱۹۰۳ء، ص ۲۸۳۔
۳۲۔ الامتاع، ج ۱، ص ۲۹۔
۳۳۔ ایضاً، ص ۳۳۔
۳۴۔ ایضاً، ص ۳۵۔۳۶۔
۳۵۔ ایضاً، ج ۱، ص ۵۴۔
۳۶۔ ایضاً، ص ۷۰۔
۳۷۔ ایضاً، ج ۲، ص ۱۸۷۔
۳۸۔ ایضاً، ص ۱۸۳۔
۳۹۔ ایضاً، ج ۲، ص ۴۔۲۲۔
۴۰۔ توحیدی: الصداقۃ والصدیق، ص ۶۔
۴۱۔ ایضاً، ص ۷،
۴۲۔ ایضاً۔
۴۳۔ ایضاً، ص ۶۵۔
۴۴۔ ایضاً، ص ۷۹۔
۴۵۔ معجم، ج ۱۵، ص ۸۔
۴۶۔ البصائر والذخائر، قاہرہ ۵۴۔۱۹۵۳، ج ۱، دیکھئے مقدمہ۔
۴۷۔ ایضاً۔
۴۸۔ ایضاً، ص ۱۳
۴۹۔ ایضاً، ص ۲۰۶
۵۰۔ ایضاً، ص ۱۴۔

۵۱۔ ایضاً، ص ۳۹۹۔

۵۲۔ ایضاً، ج ۲، ص ۳۹۶۔

۵۳۔ توحیدی: اخلاق الوزیرین، ص ۷۸۔۸۱

۵۴۔ ایضاً، ص ۱۰۶

۵۵۔ ایضاً، ص ۱۰۷۔۳۰۲۔

۵۶۔ ایضاً۔

۵۷۔ ایضاً، ص ۳۲۱۔

۵۸۔ ایضاً، ص ۳۶۱۔

۵۹۔ ایضاً، ص ۳۴۳۔

۶۰۔ ایضاً، ص ۴۱۰۔

۶۱۔ ایضاً، ص ۵۴۷۔

۶۲۔ وفیات، ج ۳، ص ۱۹۷۔

۶۳۔ الاشارات الالٰہیۃ، ص ۳۵۔

۶۴۔ ایضاً، ص ۳۷۔

۶۵۔ ایضاً، ص ۱۰۱۔۱۰۰۔

۶۶۔ کشف الظنون، ج ۲، ص ۲۴۱۔

۶۷۔ ڈاکٹر ابراہیم کیلانی: ابوحیان التوحیدی، قاہرہ ۱۹۳۷ء، ص ۴۵۔۴۹۔

Hussain Library

لغات کی تحقیق

(۲)

مولانا حفیظ الرحمٰن واصف

(۶)

سحر صاحب لکھتے ہیں: ایک اور موقع پر انھوں نے (یعنی رشید حسن خاں نے) جہالت، رفاقت، حماقت اور حقارت کے ساتھ رقابت کا بھی عام اردو تلفظ بکسر اول بتایا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ رقابت عام طور پر بفتح اول بولا جاتا ہے ...... رواج کے بارے میں لکھا ہے کہ اردو میں رواج کو اب بکسر اول مرجح ماننا چاہیے۔ (زبان و قواعد ص ۱۰۸) میری رائے میں اب اس لفظ کا تلفظ بدل گیا ہے اور یہ زیادہ تر بفتح اول بولا جاتا ہے۔ اسی کو مرجح ماننا چاہیے۔ رقابت اور رواج کی طرح رکاکت اور رذالت کی بھی یہی صورت ہے الخ (زبان و لغت ص [illegible])

واصف عرض کرتا ہے کہ رواج، رعایت، رذالت، جہالت، رفاقت، حماقت، حقارت یہ ساتوں لفظ اہل دہلی کے لہجے میں بکسر اول ہی فصیح ہیں۔ لفظاً باستثنائے رعایت سب بفتح اول ہیں۔ ایک لفظ [illegible] بالفتح ہے اس کو بعض لوگ جیم کے ساتھ رواج بولتے ہیں (دن نے سے ہے) گوشت کے اندر کی چربی کو کہتے ہیں۔ یہ اردو لفظ ہے اصلاً فعلی کا

ہے۔ آصفیہ میں اس کو بکسرِ اول غلطی سے لکھ دیا ہے۔

(۷)

سحر صاحب لکھتے ہیں۔ طمطراق بول چال میں بکسرِ اول و فتح سوم بھی آتا ہے اور قاعدہ کے لہجے کے مطابق ہے (زبان و لغت ص) احقر و آصف اس لہجے کو سمجھنے سے قاصر اور ناواقف ہے۔

(۸)

ملائی پر بہت طویل بحثیں کی گئی ہیں۔ زبان و قواعد میں پندرہ صفحات اور زبان و لغت میں تین صفحے اس کی نذر ہو گئے۔ دودھ کو اونٹانے سے اوپر کی سطح پر جو موٹی سی تہ جمتی ہے اس کو ملائی کہتے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ منڈلائی تھا۔ پھر مخفف ہو کر ملائی ہو گیا (منڈلانا اور منڈھنا کا ایک ہی ماخذ ہے) معلوم نہیں کیوں بعض حضرات نے ایک نیا لفظ ایجاد کیا جو ملائی کا مترادف ہے۔ یہ ایجاد بے ضرورت بھی تھی اور بے لطف بھی۔ کیونکہ ملائی کے معنی ہیں اوپر چھا جانے اور احاطہ کرنے والی چیز۔ بالائی میں احاطہ کا مفہوم نہیں ہے اس لحاظ سے یہ لفظ ناقص رہا۔ یہ جدید تحقیق اب میں نے اردو مصدر نامہ میں درج کر دی ہے جو انشاء اللہ طبع دوم میں آجائے گی۔ (و آصف)

(۹)

سحر صاحب لکھتے ہیں۔ املا نامہ میں ایک جگہ اور اردو املا میں ہر جگہ مشتقات کے قاف کو مشدد لکھا گیا ہے۔ تکرار سے گمان ہوتا ہے کہ یہ کتابت کی غلطی نہیں ہے۔ مشتق کے قاف پر تشدید پہلے ہی حذف ہو چکی ہے۔ جمع میں تشدید بولنے یا لکھنے کا سوال ہی نہیں ہے (اردو املا اور اس کی اصلاح ص)

و آصف عرض کرتا ہے یہ دلیل تو صحیح نہیں کہ چونکہ مفرد میں سے تشدید حذف ہو گئی اس لئے جمع میں بھی نہیں ہونی چاہئے۔ یہ کون کہتا ہے کہ مفرد میں سے تشدید حذف ہو گئی